

384

آیات نمبر 12 تا 22 میں منکرین قیامت کے شبہات کا جواب۔ قرآن پر ایمان لانے والوں
کی خصوصیات، مومن اور نافرمان شخص برابر نہیں ہو سکتے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اے پیغمبر
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! اگر آپ ان گناہگاروں کو اس وقت دیکھیں جب وہ اپنے رب کے روبرو سر
جھکائے کھڑے ہوں گے رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا
اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اور کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! اب ہم نے خوب
دیکھ لیا اور سن لیا، سو آپ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیجئے تاکہ ہم نیک عمل کریں، اب
ہمیں پورا یقین ہو گیا ہے وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ
الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ ارشاد ہوگا
کہ اگر ہمیں یہ منظور ہوتا تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت عطا کر دیتے لیکن میری وہ
بات پوری ہو کر رہی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے بھر دوں گا دنیا میں
بھیجنے کا مقصد امتحان تھا، سو اس کی رہنمائی کے لئے رسول اور کتابیں بھیجی گئیں، لیکن اس کے بعد
ہر شخص کو یہ اختیار اور آزادی دی گئی کہ وہ اس زندگی میں اپنی مرضی کے اعمال کرے، پھر ان
اعمال ہی کی بنیاد پر وہ آخرت کی دائمی زندگی جنت یا جہنم میں گزارے گا فَذُوْقُوْا بِمَا
نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ دنیا میں تم نے آج کے دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا
سو اب اپنی اس غلطی کا مزہ چکھو! اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ بے شک آج ہم نے بھی تمہیں فراموش کر دیا ہے سو اپنے
کئے ہوئے اعمال کی پاداش میں دائمی عذاب کا مزا چکھو اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا
يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ [السجدہ] ہماری آیات پر بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ
جب انہیں ان آیات کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو فوراً سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور
اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں اور کبھی تکبر نہیں
کرتے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ز وَّ
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ رات کو ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اور
خوف و امید کے عالم میں اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا
ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ
آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان ان کے لئے پردہ غیب میں مخفی ہے، یہ ان کے اعمال کا
صلہ ہے جو وہ کرتے رہے تھے جنت کی جن نعمتوں کا بارہا ذکر کیا گیا ہے وہ تو صرف ایسی ہیں
جن کا اس دنیا میں رہتے ہوئے انسان ادراک کر سکتا ہے، لیکن جنت کی تمام نعمتوں کا تصور ہی
ممکن نہیں اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ط لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ بھلا ایک
مومن شخص ایک نافرمان شخص کے برابر ہو سکتا ہے؟ نہیں! وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے
اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ز نُزُلًا بِمَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ سو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کئے ان
کے رہنے کے لئے باغات ہوں گے جہاں ان کی مہمان نوازی کی جائے گی، یہ سب ان

کے اعمال کا صلہ ہو گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ
النَّارُ ؕ اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے سو ان کا ٹھکانا جہنم ہے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ
يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢٠ وہ جب کبھی اس آگ سے نکلنا چاہیں گے تو واپس اسی میں
لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کا مزا چکھتے رہو جسے تم جھٹلایا
کرتے تھے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٢١ اور قیامت کے بڑے عذاب سے پہلے ہم انہیں اس دنیا میں
ایک چھوٹے عذاب کا مزا ضرور چکھائیں گے تاکہ وہ اپنے کفر سے باز آجائیں اور
ہماری جانب رجوع کرلیں وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ
عَنْهَا ؕ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے کہ جب اس کے رب کی آیات
کے ذریعہ اسے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ
مُنْتَقِمُوْنَ ۝٢٢ یقیناً ہم ایسے مجرموں سے ضرور بدلہ لیں گے رکوع [۲]